خیر الاصول فی حدیث الرسول

مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم اصول حدیث کی بعض اصطلاحیں مختصر طور پر ذکر کی جاتی ہیں۔ حق تعالیٰ توفیق صواب شامل حال رکھ کر مبتدئین حدیث کو نفع پہنچائے، آمین۔

اصول حدیث کی تعریف: علم اصول حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعہ حدیث کے احوال معلوم کیے جائیں۔

اصول حدیث کی غایت: علم اصول حدیث کی غایت یہ ہے کہ حدیث کے احوال معلوم کر کے مقبول پر عمل کیا جائے اور غیر مقبول سے بچا جائے۔

اصول حدیث کا موضوع: علم اصول حدیث کا موضوع حدیث ہے۔

حدیث کی تعریف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرامؓ وتابعینؒ کے قول وفعل وتقریر (تقریر رسولؐ یہ ہے کہ کسی مسلمان نے رسول اللہؐ کے سامنے کوئی کام کیا، یا کوئی بات کہی، آپ نے جاننے کے باوجود اسے منع نہ فرمایا بلکہ خاموشی اختیار فرما کر اسے برقرار رکھا اور اس طرح اس کی تصویب وتثبیت فرمائی۔ (کذافی مقدمۃ فتح الملہم، ص ۱۰۷)) کو حدیث کہتے ہیں اور کبھی اس کو خبر اور اثر بھی کہہ دیتے ہیں۔

حدیث کی تقسیم: حدیث دو قسم کی ہے۔ ۱۔ خبر متواتر ۲۔ خبر واحد

خبر متواتر...... وہ حدیث ہے جس کے روایت کرنے والے ہر زمانہ میں اس قدر کثیر ہوں کہ ان سب کے جھوٹ پر اتفاق کر لینے کو عقل سلیم محال سمجھے۔

خبر واحد...... وہ حدیث ہے جس کے راوی اس قدر کثیر نہ ہوں۔ پھر خبر واحد مختلف اعتبار سے کئی قسم کی ہے:

خبر واحد کی پہلی تقسیم:...... خبر واحد اپنے منتہیٰ کے اعتبار سے تین قسم کی ہے:

۱۔**مرفوع**...... وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

۲۔**موقوف**...... وہ حدیث ہے جس میں صحابیؓ کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔ ۳۔**مقطوع**...... وہ حدیث ہے جس میں تابعیؒ کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

خبر واحد کی دوسری تقسیم:...... خبر واحد عددِ رُواۃ کے اعتبار سے بھی تین قسم کی ہے: مشہور، عزیز، غریب۔

۱۔**مشہور**...... وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں تین سے کم کہیں نہ ہوں۔ ۲۔**عزیز**...... وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں دو سے کم کہیں نہ ہوں۔ ۳۔**غریب**...... وہ حدیث ہے جس کا راوی کہیں نہ کہیں ایک ہو۔

خبر واحد کی تیسری تقسیم:...... خبر واحد اپنے راویوں کی صفات کے اعتبار سے سولہ قسم کی ہے۔ صحیح لذاتہ، حسن لذاتہ، ضعیف، صحیح لغیرہ، حسن لغیرہ، موضوع، متروک، شاذ، محفوظ، منکر، معروف، معلل، مضطرب، مقلوب، مصحف، مدرج۔

۱۔**صحیح لذاتہ**...... وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی عادل کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو معلل وشاذ ہونے سے محفوظ ہو (نہ ہو)۔ ۲۔**حسن لذاتہ**...... وہ حدیث ہے جس کے راوی میں صرف ضبط ناقص ہو۔ باقی سب شرائط صحیح لذاتہ کے اس میں موجود ہوں۔ ۳۔**ضعیف**...... وہ حدیث ہے جس کے راوی میں حدیث صحیح وحسن کے شرائط نہ پائے جائیں۔ ۴۔**صحیح لغیرہ**...... اُس حدیث حسن لذاتہ کو کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں۔

۵۔**حسن لغیرہ**...... اُس حدیث ضعیف کو کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں۔ ۶۔**موضوع**...... وہ حدیث ہے جس کے راوی پر حدیث نبوی میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو یا جو کسی نے خود بنا کر رسولؐ یا صحابہؓ کی طرف منسوب کردی ہو۔ ۷۔**متروک**...... وہ حدیث ہے جس کا راوی متہم بالکذب ہو یا وہ روایت قواعدِ معلومہ فی الدین کے مخالف ہو۔ ۸۔**شاذ**...... وہ حدیث ہے جس کا راوی خود ثقہ (قابل اعتبار) ہو مگر ایک ایسی جماعتِ کثیرہ کی مخالفت کرتا ہو جو اس سے زیادہ ثقہ ہیں۔ ۹۔**محفوظ**...... وہ حدیث ہے جو شاذ کے مقابل ہو۔ ۱۰۔**منکر**...... وہ حدیث ہے جس کا راوی ضعیف ہونے کے باوجود جماعت ثقات کے مخالف روایت کرے۔ ۱۱۔**معروف**...... وہ حدیث ہے جو منکر کے مقابل ہو۔ ۱۲۔**معلل**...... وہ حدیث ہے جس میں کوئی ایسی علت خفیہ ہو جو صحت حدیث میں نقصان

دیتی ہے اس کو معلوم کرنا ماہر فن ہی کا کام ہے ہر شخص کا کام نہیں۔ ۱۳۔ مضطرب...... وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔ ۱۴۔ مقلوب...... وہ حدیث ہے جس میں بھول سے متن یا سند کے اندر تقدیم وتاخیر واقع ہوگئی ہو یعنی لفظ مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کیا گیا ہو، یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی رکھا گیا ہو۔ ۱۵۔ مصحف...... وہ حدیث ہے جس میں صورت خطی باقی رہنے کے باوجود نقطوں و حرکتوں وسکونوں کے تغیر کی وجہ سے تلفظ میں غلطی واقع ہو جائے۔ ۱۶۔ مدرج...... وہ حدیث ہے جس میں کسی جگہ راوی اپنا کلام درج کردے اور یہ گمان ہو کہ یہ کلام حدیث ہی ہے۔

خبر واحد کی چوتھی تقسیم:...... خبر واحد سقوط وعدم سقوط راوی کے اعتبار سے سات قسم کی ہے: متصل، مسند، منقطع، معلق، معضل، مرسل، مدلس۔

۱۔ متصل...... وہ حدیث ہے کہ اس کی سند میں راوی پورے مذکور ہوں۔ ۲۔ مسند...... وہ حدیث ہے کہ اس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔ ۳۔ منقطع...... وہ حدیث ہے کہ اس کی سند متصل نہ ہو بلکہ کہیں نہ کہیں سے راوی گرا ہوا ہو۔ ۴۔ معلق...... وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں ایک راوی یا کثیر گرے ہوئے ہوں۔ ۵۔ معضل...... وہ حدیث ہے جس کی سند کے درمیان میں سے کوئی راوی گرا ہوا ہو یا اس کی سند میں ایک سے زائد راوی پے بہ پے گرے ہوئے ہوں۔ ۶۔ مرسل...... وہ حدیث ہے جس کی سند کے آخر سے کوئی راوی گرا ہوا ہو۔ ۷۔ مدلس...... وہ حدیث ہے جس کے راوی کی یہ عادت ہو کہ وہ اپنے شیخ یا شیخ کے شیخ کا نام چھپا لیتا ہو۔

خبر واحد کی پانچویں تقسیم:...... خبر واحد صیغ اداء کے اعتبار سے دو قسم کی ہے: معنعن، مسلسل۔

معنعن...... وہ حدیث ہے جس کی سند میں لفظ عن ہو اور اس کو عن عن بھی کہا جاتا ہے۔ مسلسل...... وہ حدیث ہے جس کی سند میں صیغ ادا کے یا راویوں کے صفات یا حالات ایک ہی طرح کے ہوں۔

بیان صیغ ادا: محدثین حدیث کو اداء کرتے وقت مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اکثر ایک لفظ استعمال کیا کرتے ہیں: حَدَّثَنِی، اَخبَرَنِی، اَنبَأنِی، حَدَّثَنَا، اَخبَرَنَا، اَنبَأنَا، قَرأتُ، قَالَ لِی فُلَان، ذَکَرَلِی فُلَان، رَوَیٰ لِی فُلَان، کَتَبَ اِلَیَّ فُلَان، عَن فُلَانٍ، ذَکَرَ فُلَان، رَوَیٰ فُلَان، کَتَبَ فُلَان۔

حَدَّثَنِی و اَخبَرَنِی میں فرق: متقدمین کے نزدیک یہ دونوں لفظ مترادف ہیں اور متاخرین کے نزدیک یہ فرق ہے کہ اگر استاد پڑھے اور شاگرد سنتے رہیں تو شاگرد کے تنہا ہونے کی صورت میں حدثنی اور بہت

ہونے کی صورت میں حدثنا کہا جاتا ہے اور اگر شاگرد پڑھے اور استاد سنتا رہے تو شاگرد کے اکیلا ہونے کی صورت میں اخبرنی اور بہت ہونے کی صورت میں اخبرنا کہا جاتا ہے۔(عمدۃ الاصول)

کتب احادیث: کتب احادیث میں مختلف اعتباروں سے مشہور دو تقسیمیں ہیں:۔

پہلی تقسیم:...... حدیث کی کتب وضع وترتیب مسائل کے اعتبار سے نوقسم کی ہیں: جامع، سنن، مسند، معجم، جزء، مفرد، غریب، مستخرج، مستدرک۔

۱۔جامع...... وہ کتاب ہے جس میں تفسیر، عقائد، آداب، احکام، مناقب، سِیَر، فتن، علامات قیامت وغیرہا، ہر قسم کے مسائل کی احادیث مندرج ہوں، کما قیل۔ سیر، آداب وتفسیر وعقائد: فتن احکام واشراط ومناقب جیسے بخاری وترمذی۔ ۲۔سنن...... وہ کتاب ہے جس میں احکام کی احادیث ابواب فقہ کی ترتیب کے موافق بیان ہوں جیسے سنن ابوداؤد وسنن نسائی وسنن ابن ماجہ۔ ۳۔مُسند...... وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرامؓ کی ترتیب رُتبی یا ترتیب حروف ہجاء یا تقدم وتاخر اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور ہوں، جیسے مسند احمد ومسند دارمی۔ ۴۔معجم...... وہ کتاب ہے جس کے اندر وضع احادیث میں ترتیب اساتذہ کا لحاظ رکھا گیا ہو، جیسے معجم طبرانی۔ ۵۔جُزء...... وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ کی احادیث یکجا جمع ہوں جیسے جزء القرأۃ و جزء رفع الیدین للبخاری و جزء القرأۃ للبیھقی۔ ۶۔مُفرَد...... وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک شخص کی کل مرویات ذکر ہوں۔ ۷۔غریب...... وہ کتاب ہے جس میں ایک محدث کے متفردات جو کسی شیخ سے ہیں وہ ذکر ہوں۔(عجالہ نافعہ ص۱۴، عرف الشذی)
۸۔مُستخرج...... وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو، جیسے مستخرج ابوعوانہ۔ ۹۔مستدرک...... وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی شرط (مؤلف کی مقرر کردہ شرائط) کے موافق اس کی رہی ہوئی حدیثوں کو پورا کر دیا گیا ہو، جیسے مستدرک حاکم (الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ)

دوسری تقسیم:...... کتب احادیث مقبول وغیر مقبول ہونے کے اعتبار سے پانچ قسم کی ہیں:

پہلی قسم...... وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں صحیح ہیں، جیسے موطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، صحیح حاکم، مختارہ ضیاء مقدسی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن عوانہ، صحیح ابن سکن، منتقی ابن جارود۔

دوسری قسم...... وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث صحیح وحسن وضعیف ہر طرح کی ہیں مگر سب قابل حجت ہیں کیونکہ ان میں حدیثیں ضعیف ہیں وہ بھی حسن کے قریب ہیں، جیسے سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، مسند احمد۔

تیسری قسم...... وہ کتابیں ہیں جن میں حسن، صالح، منکر ہر نوع کی حدیثیں ہیں، جیسے سنن ابن ماجہ، مسند ابی داؤد طیالسی، زیادات ابن احمد بن حنبل، مسند عبدالرزاق، مسند سعید بن منصور، مصنف ابی بکر بن شیبہ، مسند ابویعلی

موصلی، مسند بزار، مسند ابن جریر، تہذیب ابن جریر، تفسیر ابن جریر، تاریخ ابن مردویہ، تفسیر ابن مردویہ، طبرانی کی معجم کبیر، معجم صغیر، معجم اوسط، سنن دار قطنی، غرائب دار قطنی، حلیہ ابی نعیم، سنن بیہقی، شعب الایمان بیہقی۔

چوتھی قسم...... وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں ضعیف ہیں۔ اِلّا ماشاء اللہ، جیسے نوادر الاصول حکیم ترمذی، تاریخ الخلفاء سیوطی، تاریخ ابن نجار، مسند الفردوس دیلمی، کتاب الضعفاء عقیلی، کامل ابن عدی، تاریخ خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر۔

پانچویں قسم...... وہ کتابیں ہیں جن سے موضوع حدیثیں معلوم ہوتی ہیں، جیسے موضوعات ابن جوزی، موضوعات شیخ محمد طاہر نہروانی وغیرہ (رسالہ فی مایجب حفظہ للناظر مؤلفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

بیان صحاح ستہ: صحاح ستہ چھ کتابیں ہیں: صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابوداود، سنن ابن ماجہ اور بعض محدثین نے ابن ماجہ کے بجائے موطا امام مالک اور بعض نے مسند دارمی کو شمار کیا ہے اور ان چھ کتابوں کو صحاح ستہ کہنا تغلیباً ہے کیونکہ صرف صحیح تو بخاری ومسلم ہی ہیں۔ (کذا فی مقدمۃ المشکوٰۃ، عجالہ نافعہ)

مراتب صحاح ستہ: پہلا مرتبہ بخاری کا ہے، دوسرا مسلم کا، تیسرا ابوداود کا، چوتھا نسائی کا، پانچواں ترمذی کا، چھٹا ابن ماجہ کا۔

مذاہب اصحاب صحاح ستہ: امام بخاریؒ مجتہد ہیں (نافع کبیر، کشف الحجاب) یا شافعی (طبقات شافعیہ، ص۲، ج۲، الحطہ ص۱۲۱) امام مسلمؒ شافعی ہیں (الیانع الجنی، ص۴۹) امام ابوداودؒ حنبلی ہیں (الحطہ، ص۱۲۵) یا شافعی (طبقات شافعیہ، ص۴۸، ج۶) امام نسائیؒ شافعی ہیں (الحطہ، ص۱۲۷) امام ترمذیؒ وامام ابن ماجہؒ بھی شافعی ہیں (عرف الشذی)

جرح وتعدیل کا بیان: محدثین جب کسی راوی کی توثیق وتعدیل بیان کرتے ہیں تو کئی طرح کے الفاظ استعمال کیا کرتے ہیں بعض توثیق میں اعلیٰ ہیں اور بعض متوسط اور بعض ادنیٰ علیٰ ہذا القیاس۔ الفاظ بھی جرح میں بعض اعلیٰ ہیں اور بعض متوسط اور بعض ادنیٰ، ذیل میں ان سب الفاظ کو اعلیٰ سے ادنیٰ تک بالترتیب معتبر ذکر کیا جاتا ہے۔

الفاظ تعدیل: ثَبت حُجة، ثِقه مُتقن، ثِقه ثَبت، ثِقه ثِقه، ثِقه، صَدوق، لابأس بِه، لَیس بأس، مَحلّه الصِدق، جَیّد الحدیث، صَالح الحدیث، شیخ وَسط، شیخ حَسَن الحدیث، صدوق (انشاء اللّٰہ) صُوَیلح وغیرها۔

الفاظ جرح: دَجّال کذّابٌ، وَضاع یَضعُ الحدیث، مُتّھَم بالکذب، متفقٌ علیٰ ترکِه، متروکٌ، لَیس بثِقَة، سَکتُوا عَنه، ذاھِبُ الحدیث، فِیه نَظر، ھَالِك، ساقِط، واہٍ بِمَرَّۃٍ، لَیس بِشَیٍّ، ضَعیفٌ جِدّاً، ضَعَّفُوہُ، ضَعِیف روایة، یُضعف، فیه ضُعف، قد ضُعِف، لیس بالقَوی، لَیس بِحُجَّة، لَیس بِذاك، یُعرَف وَیُنکرَ، فِیهِ مَقال، تکلم فِیه، لَیّنٌ، سَیّیٌ الحِفظ، لایُحتَج بِه، اُختُلِف فیه، صَدُوقٌ لکنه مُبتَدِعٌ وغیرھا۔ (دیباچہ میزان الاعتدال)

تقسیم جرح وتعدیل: ہر ایک جرح وتعدیل دو قسم کی ہے: مبہم، مفسر

۱۔ مبہم...... جرح وتعدیل مبہم وہ ہے جس میں کوئی سبب جرح وتعدیل کا راوی میں مذکور نہ ہو۔

۲۔ مفسر...... جرح وتعدیل مفسر وہ ہے جس میں کوئی سبب جرح وتعدیل کا راوی میں مذکور ہو۔

قبولیت وعدم قبولیت جرح وتعدیل: جرح مفسر وتعدیل مفسر دونوں بالاتفاق مقبول ہیں، البتہ جرح مبہم وتعدیل مبہم کے مقبول ہونے میں گو بعض بزرگوں سے اختلاف منقول ہے مگر زیادہ صحیح یہی قول ہے کہ جرح مبہم بالکل مقبول نہیں اور تعدیل مقبول ہے۔ یہی مذہب امام بخاری ومسلم وترمذی وابوداود ونسائی وابن ماجہ وجمہور محدثین و فقہائے حنفیہ کا ہے۔

شروط قبولیت جرح وتعدیل: جرح مفسر کے مقبول ہونے کے واسطے مشترکہ شروط یہ ہیں کہ جرح کنندہ و تعدیل کنندہ میں مندرجہ ذیل امور پائے جانے ضروری ہیں: علم، تقویٰ، ورع، صدق، عدم تعصب، معرفۃ اسباب جرح وتعدیل۔ اور خاص جرح مفسر کے مقبول ہونے کے واسطے یہ شرط زائد ہے کہ جرح کنندہ غیر متعصب ہونے کے علاوہ متعنت ومتشدد بھی نہ ہو۔

بعض اسماء محدثین جو جرح میں متعصب ہیں: دار قطنی، خطیب بغدادی۔

بعض اسماء محدثین جو جرح میں متعنت ہیں: ابن جوزی، عمر بن بدر موصلی، رضی صغانی بغوی، جوزقانی مؤلف کتاب الاباطیل، شیخ ابن تیمیہ حرانی، مجد الدین لغوی مؤلف قاموس۔

بعض اسماء محدثین جو جرح میں متشدد ہیں: ابو حاتم، نسائی، ابن معین، ابن قطان، یحیٰ قطان، ابن حبان۔

جرح وتعدیل میں تعارض: ایک راوی میں جرح وتعدیل کے تعارض کی بظاہر چار صورتیں ہیں:

۱۔ جرح مبہم وتعدیل مبہم ۲۔ جرح مبہم وتعدیل مفسر ۳۔ جرح مفسر وتعدیل مبہم ۴۔ جرح مفسر وتعدیل مفسر۔

پہلی اور دوسری صورت میں جرح غیر معتبر اور تعدیل معتبر ہے۔ تیسری اور چوتھی صورت میں جرح معتبر اور تعدیل غیر معتبر ہے۔ بشرطیکہ وہ جرح مفسر کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوئی ہو جو جرح کرنے میں متعصب یا متشدد یا متعنت شمار کیا گیا ہے۔

فائدہ: امام الائمہ سراج الامۃ ،امامنا الاعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق جو بعض کتب مخالفین میں جرح منقول ہے وہ ہرگز مقبول نہیں اس لیے کہ حضرت امام صاحبؒ کے بارے میں ہر قسم کی تعدیل تو اظہر من الشمس ہے۔ رہی جرح سو بعض محدثین کی جرح مبہم ہے اور بعض جارحین خود متعصب ومتشدد و متعنت ہیں اور اوپر مذکور ہوا ہے کہ ایسی جرح بمقابلہ تعدیل ہرگز معتبر نہیں ہے۔ (الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل)

شبہ: جن لوگوں کو حنفی مذہب سے عناد ہے وہ یہ شبہ پیش کیا کرتے ہیں کہ قطب الاقطاب سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے غنیۃ الطالبین میں حنفیہ کو فرقہ ضالہ مرجیہ کے اقسام میں شمار کیا ہے۔

جواب: اس کے تفصیلی جواب کے لیے تو رسالہ الرفع والتکمیل مؤلفہ حضرت مولانا عبد الحی لکھنویؒ کو ص ۲۵ سے ص ۲۸ تک ملاحظہ فرمانا کافی ہوگا۔ البتہ اجمالی جواب یہ ہے کہ حضرت شیخؒ کی مراد فرقہ غسانیہ ہے۔ جس کا بانی غسان بن ابان کوفی ہے جو اصول مرجیہ خیال کا معتقد تھا اور فروع میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی اتباع کا ادعاء کر کے حنفی کہلاتا تھا۔ چونکہ وہ اور اس کے متبعین بوجہ اعتقاد ارجاء باوجود اہل سنت والجماعت سے خارج ہونے کے پھر بھی اپنا لقب حنفیہ مشہور کیا کرتے تھے۔ اس لیے حضرت شیخؒ نے اصولی اختلاف کے بیان میں اس فرقہ ضالہ کا تذکرہ ان کے مشہور لقب سے فرمایا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

واما الحنفية فهم اصحاب ابی حنيفة النعمان بن ثابت زعموا ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله اه

ورنہ جو لوگ اہل سنت والجماعت میں سے اصول وفروع میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے متبع ومقلد ہیں ان کو حضرت شیخؒ کیوں برا کہہ سکتے ہیں۔ اس لیے کہ جس اکرام واحترام سے دوسرے ائمہ مجتہدین کا نام ذکر کرتے ہیں اسی اکرام واحترام سے امام ابوحنیفہؒ کا اسم گرامی بھی ذکر فرماتے ہیں۔ چنانچہ نمازِ فجر کے وقت میں فرماتے ہیں: وقال امام ابوحنيفةؒ الاسفار افضل۔

☆☆☆